امین احسن اصلاحی

عقائد و عبادات کا تعلق تعمیر سیرت سے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سوال: سورۂ بقرہ کی آیت ۱۷۷ کی تفسیر میں آپ نے سیرت و کردار کو عقائد و عبادت کا مقصد اعلیٰ قرار دیا ہے۔ اس سے قبل یہ بات بیان ہوئی تھی کہ انبیاے کرام کے مشن کا منتہا یہ ہے کہ وہ تزکیۂ نفوس کرتے ہیں۔ اگر حقیقت یہی ہے تو کیا ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد سیرت و کردار کی تعمیر قرار دینا صحیح ہوگا، جبکہ عام تصور یہ ہے کہ آیت 'مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ'* کی رو سے انسان کی زندگی کا مقصد خدا کی عبادت ہے؟

موجودہ نفسیات کی روشنی میں انسان کا مقصد حیات یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنی شخصیت (personality) کی تعمیر (development) کرے۔ علماے نفسیات کے نزدیک لفظ ''شخصیت'' آدمی کے نظریات و اعمال، سب پر حاوی ہے۔ اس لحاظ سے ان کے نزدیک ''تعمیر شخصیت'' کا مفہوم گویا یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے نظریات و عقائد اور اپنے اعمال و افعال میں بہتر سے بہتر مقام پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ اسلام میں عقائد و عبادات کا مقصود اعلیٰ اگر سیرت و کردار ہے تو کیا دور حاضر کے علماے نفسیات کی مذکورہ تقریر سے آپ اتفاق کرتے ہیں؟

جواب: یہ بات کہ انسان کی زندگی کا مقصد خدا کی عبادت ہے، اس بات سے تضاد نہیں رکھتی کہ انبیا کی بعثت کا مقصود تزکیۂ نفوس ہے یا یہ کہ عبادات و عقائد سے مقصود اعلیٰ سیرت و کردار کو نشوونما دینا ہے۔ یہ ساری باتیں ایک ہی سلسلہ کی مربوط کڑیاں ہیں۔

---

* الذّٰریٰت ۵۱: ۵۶۔ ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔''

خدا کی عبادت اس اعتبار سے تو بلاشبہ انسانی زندگی کا اصل نصب العین ہے کہ سب سے بڑا حق واجب از روے عقل وفطرت اور از روے دین وشریعت انسان پر یہی ہے۔ لیکن یہ حقیقت آپ جیسے اصحاب فکرونظر سے مخفی نہیں ہوسکتی کہ خدا کی عبادت اس لیے مطلوب نہیں ہے کہ خدا اس کا محتاج ہے، بلکہ اس لیے مطلوب ہے کہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ اسی چیز سے ہماری زندگی کو حقیقی ارتقاء کے لیے وہ سہارا ملتا ہے جس سے ہماری وہ تمام عقلی وروحانی اور تمام علمی وعملی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں جو ہمارے اندر قدرت نے ودیعت کی ہیں۔ اگر یہ سہارا میسر نہ آئے تو اول تو ہماری زندگی کی اصلی صلاحیتیں بالکل سکڑ کے رہ جاتی ہیں اور اگر کچھ پھیلتی بھی ہیں تو غلط سہارے پکڑ لینے کے سبب سے بالکل غلط سمتوں میں پھیل جاتی ہیں۔ اگر عبادت الٰہی (واضح رہے کہ 'عبادت' کا لفظ میں اس کے حقیقی اور وسیع معنوں میں لے رہا ہوں) اصلی نصب العین کی حیثیت سے پیش نظر رہے تو زندگی اس قسم کی کوتاہیوں اور کج رویوں سے محفوظ رہنے کی وجہ سے اس پودے کے مانند پروان چڑھتی ہے جس کو زمین اور فضا، دونوں سے بھرپور غذا حاصل ہو رہی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

انبیا علیہم السلام تزکیۂ نفوس کی جو خدمت انجام دیتے ہیں، اس میں ان کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ہماری زندگی کے رخ کو خدا کی طرف سیدھا کرتے ہیں۔ اس کو صحیح کرنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: ایک تو یہ کہ ہمارے عقائد ونظریات ہر قسم کی کج رویوں اور ضلالتوں سے بالکل محفوظ ہو کر توحید خالص کی چٹان پر اس طرح قائم ہو جائیں کہ فساد علم ونظر کی کوئی آندھی ان کو ان کی جگہ سے ہلا نہ سکے۔ دوسری یہ کہ ہمارے اعمال واخلاق جذبات و خواہشات کی اندھی پیروی سے آزاد ہو کر اعلیٰ عقائد ونظریات یا بہ الفاظ دیگر ہمارے اصلی نصب العین (خدا پرستی) سے بالکل ہم آہنگ ہو جائیں۔

اس روشنی میں دیکھیے تو یہ حقیقت بالکل واضح ہو کر سامنے آجائے گی کہ انسانی زندگی کے صحیح ارتقا کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس کا رخ پوری یک سوئی کے ساتھ خدا کی طرف ہو جائے۔ اس نصب العین کے حصول میں عقائد وعبادات، انسان کے سب سے بڑے معاون ہیں اور چونکہ ان میں سے کسی چیز کو بھی اس لیے ضروری نہیں ٹھہرایا گیا ہے کہ خدا کو اس کی ضرورت ہے، اس لیے کہ خدا ہر قسم کی ضرورت سے مستغنی ہے، اس وجہ سے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان ساری چیزوں سے خود انسان ہی کی ذات کی تکمیل ہوتی ہے اور ان عقائد وعبادات سے وہ اپنے آپ کو ان مکارم اخلاق سے آراستہ کرتا ہے جو اس کو خلق اور خالق، دونوں سے صحیح نسبت بخشنے والے ہوتے ہیں۔

آپ نے علماے نفسیات کے جس نقطۂ نظر کا حوالہ دیا ہے، بجاے خود اس سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہ

بات تو قرآن مجید میں بھی ہے کہ 'وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا'*، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اپنے نفس یا بہ الفاظ دیگر اپنی ذات اور شخصیت کی اصلاح و تعمیر ہی انسان کا اصل مقصد ہونا چاہیے۔ یہی چیز ہے جس کے متعلق قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہونا ہے اور اسی چیز سے متعلق اس کو ایک حد تک اختیار ملا ہوا ہے۔ البتہ یہ سوال ہمارے اور ان علماے نفسیات کے درمیان اختلافی اور نزاعی ہے کہ انسان کی شخصیت کی تعمیر کا یہ نصب العین حاصل کس طرح ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس کا صحیح طریقہ وہی ہے جو حضرات انبیا علیہم السلام نے اختیار فرمایا ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ ایسا نہیں ہے جو خطرات سے محفوظ ہو۔ میں نے اس مسئلہ پر اپنی کتاب ''تزکیۂ نفس'' میں تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ امید ہے وہ آپ نے پڑھی ہوگی۔

(تفہیم دین ۱۰۳-۱۰۵)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

* الشمس ۹۱: ۷-۱۰۔